اسلام میں ہر بات کی عقلی وضاحت موجود ہے

نومسلمہ لیلیٰ رفین کے حالات زندگی۔۔۔۔ملک احمد سرور کے قلم سے

میری عمر 25 سال ہے اور میں ایک فرانسیسی لڑکی ہوں۔ میں نے دو سال قبل اسلام قبول کیا ہے۔ اسلام میں میری دلچسپی کا باعث کیا اور کون بنا؟ بدقسمتی سے ان میں سے کوئی بھی مسلمان اسلام میں میری دلچسپی کا باعث نہ بن سکا جن سے میں اسلام سے متعارف ہونے سے پہلے ملی تھی بلکہ اسلام کی طرف میرے سفر کی وجہ وہ لوگ بنے جنہوں نے اسلام کا ایک برا چہرہ پیش کیا، میری مراد ''میڈیا'' سے ہے۔ ایک مسلمان دوست جو زیادہ مذہبی نہ تھا سے ''اللہ تعالیٰ کے وجود'' پر میری بحث ہوئی اور اس کے بعد میں نے اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا فیصلہ کیا میں ایک غیر مسلم ملک سے آئی تھی اور مجھے زیادہ مسلمانوں سے ملنے کا اتفاق کبھی نہ ہوا تھا، میرے ذہن میں جو بھی اسلام کا تصور تھا وہ میڈیا یعنی ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات ورسائل کا دیا ہوا تھا۔

جب میں نے اسلام پر تحقیق شروع کی تو سب سے پہلے میں نے اسلام میں ''عورت کے مقام و مرتبہ'' کو دیکھا کیونکہ اسلام کا یہی وہ نقطہ اور پہلو تھا جس پر میڈیا میں سب سے زیادہ تنقید ہو رہی تھی اور بطور عورت بھی مجھے اسی پہلو سے زیادہ دلچسپی تھی۔ صرف اسلام میں عورت کے مقام و مرتبہ پر تحقیق کرنے کے بجائے میں نے تینوں الٰہی مذاہب یعنی اسلام، عیسائیت اور یہودیت میں عورت کے مقام و مرتبہ پر تحقیق کی۔ مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہ تھی کہ مذاہب کے پیروکاروں کا عمل اور کردار کیا ہے بلکہ میں تینوں مذاہب کے اصل اور بنیادی ذرائع (Origional Sources) سے اپنے سوال کا جواب چاہتی تھی۔ میں نے چند دلچسپ معلوماتی مضامین پڑھے جن میں تینوں مذاہب کا موازنہ کیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک مضمون میں مجھے اپنے مذہب عیسائیت (اس وقت کے مذہب) کے بارے میں بہت زیادہ معلومات حاصل ہوئیں۔

اپنے مطالعہ و تحقیق کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچی کہ اسلام، عیسائیت اور یہودیت کی نسبت عورت کو زیادہ حقوق اور آزادیاں دیتا ہے۔ اسلام نے تو عورت کو وہ بھی حقوق دیئے ہیں جو فرانس کی عورت صرف گزشتہ پچاس سال میں حاصل کر پائی ہے۔ میں فرانسیسی عورت کے بارے میں اس لئے بات کر رہی ہوں کیونکہ میں خود بھی ایک فرانسیسی عورت ہوں لیکن میری بات کا اطلاق بیشتر یورپی ممالک پر بھی ہوتا ہے۔ بیشتر یورپیوں کیلئے میری تحقیق کا حاصل حیران کن اور ان کے تصور اسلام کے بالکل الٹ ہے۔ لیکن مجھے اب مزید کسی کی کوئی پروا نہیں تھی کہ وہ

اسلام کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔

اسلام مجھے تیزی کے ساتھ اپنی طرف کھینچتا چلا جا رہا تھا اور میں قطعاً مزاحمت نہ کر سکتی تھی۔ میں نے مطالعہ و تحقیق کو جاری رکھا کیونکہ اسلام کے بارے میں چند نکات ایسے تھے جنہیں میں سمجھ نہ پائی تھی۔ مجھے ان نکات کی وضاحت اسلام کے مجموعی مطالعہ سے ملی۔ اسلام کو سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ آپ اس کے سارے پہلوؤں کا مطالعہ کریں، صرف چند حصوں کے مطالعہ سے آپ اسے نہیں جان سکتے کیونکہ اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے۔ مجھے اسلام کی ہر بات منطقی اور معقول لگی۔ میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی غیر منطقی اور نامعقول بات ملے مگر نہ ملی۔ اسلام میں ہر بات کی ایک عقلی وضاحت موجود ہے۔ اسلام عیسائیت کی طرح نہیں ہے جہاں سوالات کئے بغیر ہر بات کو تسلیم کرنے کیلئے کہا جاتا ہے۔ اسلام کو سمجھنے کیلئے میں نے کبھی مسلمانوں، ان کے افعال اور رویوں کو نہیں دیکھا بلکہ ہمیشہ اسلام کے سرچشمہ کو دیکھا ہے اور بغیر کسی فرد کی مداخلت اور اثرات کے اس کا اکیلے مطالعہ کیا ہے۔ میں نے اپنی اس تحقیق و مطالعہ کیلئے نہایت مختصر وقت لیا، صرف تین ہفتے۔ ان تین ہفتوں میں ہی اسلام میرے لئے ایک ''مقناطیس'' بن چکا تھا اور میرے ذہن پر ''وہم'' کی طرح چھا گیا تھا۔ میں نے محسوس کر لیا کہ اب میرے لئے اسلام قبول کرنے کے علاوہ کوئی اور راستہ نہ تھا۔

بالآخر جب میں نے اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا تو میں نے ان تمام مشکلات کے بارے میں سوچا جو فرانسیسی معاشرے میں مجھے پیش آ سکتی تھیں۔ مجھے ان مشکلات کی بھی کوئی پرواہ نہ تھی کیونکہ میرے نزدیک سب سے اہم اسلام تھا۔ جب میں نے اسلام قبول کیا تو میں اپنی تعلیم کے سلسلے میں کینیڈا میں تھی۔ کینیڈا میں مجھے کسی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑا کیونکہ وہاں کے لوگ ان معاملات پر توجہ نہیں دیتے۔ مشکلات تو فرانس میں پیدا ہوئی تھیں جہاں کے مکمل غیر مسلم ماحول میں مجھے اپنی ایک ایسی فیملی کا سامنا کرنا تھا جس میں مسلمانوں کیلئے برائے نام بھی تحمل ورواداری نہ تھی اور جہاں اسلام کی ہر بات کا تعلق عربوں سے جوڑا جاتا ہے۔

اگرچہ میں پیرس میں رہتی تھی مگر میرے کوئی زیادہ مسلمان دوست نہ تھے۔ فرانس واپسی پر بغیر سر ڈھانپے ہی مجھے بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ وہاں کے لوگ ایک لمحے کیلئے بھی یہ تصور نہیں کر سکتے کہ میں مسلمان ہوں۔ فرانس میں جب کوئی مرد کسی عورت سے ملتا ہے تو وہ جانتا ہے کہ اس نے عورت سے ہاتھ نہیں ملانا بلکہ اس کے رخساروں پر بوسہ دینا ہے۔ اس لئے جب میں کسی مرد کو ہیلو کہتی اور بوسہ لینے دینے سے انکار کر دیتی تو وہ اپنی تذلیل محسوس کرتا اور میں اسے بالکل عجیب و غریب اور اجنبی لگتی۔ تاہم مجھے اپنے گھر والوں کے ساتھ کوئی

زیادہ مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑا کیونکہ میں پہلے ہی خود مختار تھی۔ وہ جانتے تھے کہ وہ مجھ پر زیادہ اثر انداز نہیں ہو سکتے اور نہ مجھ پر کوئی دباؤ ڈال سکتے ہیں۔ ان کے پاس مسئلہ کا ایک ہی حل تھا کہ وہ میرے انتخاب سے اتفاق نہ کرتے ہوئے بھی اس کا احترام کریں۔ الحمد للہ میں خوش قسمت ہوں کہ مجھے زیادہ مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ میں کئی نومسلم فرانسیسی عورتوں سے ملی ہوں جنہیں اپنے گھر والوں کی طرف سے بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

اسلام میری زندگی میں کیا تبدیلیاں لایا؟ جواب بہت سادہ ہے کہ خورد ونوش سے لے کر کپڑوں اور دوسروں سے تعلقات تک ہر چیز میں تبدیلی آئی۔ میں روزانہ پانچ وقت نماز ادا کرتی ہوں، ماہ رمضان میں روزے رکھتی ہوں اور زکوۃ ادا کرتی ہوں۔ ڈھیلے ڈھالے اور لمبے کپڑے پہنتی ہوں اور اپنے سر کو بھی ڈھانپ رہی ہوں۔ گزشتہ سال میں نے فرانس چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور اب میں مراکش میں ہوں جہاں میں کام کرتی ہوں۔ میری ابھی شادی نہیں ہوئی لیکن شادی کا پروگرام رکھتی ہوں۔ ان شاء اللہ جلد۔

لیلیٰ رفین کے بارے میں مزید معلومات بھی سامنے آئی ہیں۔ وہ اس وقت فرانسیسی زبان میں شائع ہونے والے ایک اسلامی میگزین ''اسلم تسلم'' (اسلام لاؤ محفوظ رہو گے) کی ادارتی رکن ہیں۔ ''اسلام سے تعارف کیسے ہوا؟'' اس سوال کا جواب دیتے ہوئے وہ اخبار العالم الاسلامی کے نمائندے کو بتاتی ہیں:

''مسلمانوں کے ذریعے اسلام سے میرا پہلا تعارف اس وقت ہوا جب میں کینیڈا میں تعلیم کی غرض سے گئی تھی۔ وہاں بعض عرب مسلمان بھائیوں سے تعارف ہوا۔ مگر ان میں کوئی دینی لگاؤ نہیں پایا جاتا تھا۔ البتہ تیونس کے ایک طالب علم کا عقیدہ کسی حد تک مضبوط تھا اس نے مجھے متاثر بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ کے وجود اور اسلام میں عورتوں کے حقوق کے بارے میں بھی اس سے میری اکثر گفتگو ہوئی۔ میں نے انٹرنیٹ کے ذریعے بھی عورتوں کے حقوق کے متعلق کتابوں کی تلاش شروع کر دی اور اس طرح مجھے بڑی تعداد میں کتابوں کے مطالعہ کا موقع ملا۔

انٹرنیٹ پر بعض ایسی کتابیں بھی دستیاب ہوئیں جنہوں نے عیسائیت، یہودیت اور اسلام کے حوالے سے تمام معلومات یکجا کر دی تھیں۔ جب میں نے مطالعہ کے بعد ان کا موازنہ کیا تو مجھے یہ جان کر حیرت ہوئی کہ اسلام کس قدر اور کتنے ہی اچھے حقوق عورتوں کیلئے متعین کرتا ہے جو کہ دوسرے ادیان میں نہیں پائے جاتے۔ لیکن وراثت وغیرہ جیسے بعض مسائل سمجھ میں نہ آئے تو میں نے اس موضوع پر بھی تحقیق شروع کر دی۔ اس دوران میں مجھے عیسائیت کے بہت سے احکام سے بھی تعارف ہوا جنہیں میں نہیں جانتی تھی۔

اسلام کے متعلق میری پریشانی اس قدر بڑھ گئی کہ میرے لئے رات کا آرام اور دن کا چین مشکل ہو گیا۔

اس کے ساتھ ہی میں نے اسلامی تعلیمات کے مطالعے میں اضافہ کر دیا۔ جس قدر معلومات میں اضافہ ہوتا گیا، اسلام کے متعلق میرے شکوک وشبہات دور ہوتے چلے گئے۔ تیونس کے مسلمان بھائی نے میرے ساتھ بڑا تعاون کیا اور ساتھ ہی مجھے ایک دوسرے مسلمان فلسطینی بھائی کے پاس بھیجا جو کہ اسلام کے متعلق کثیر معلومات رکھتا تھا اور وہاں ایک مسجد میں امام وخطیب تھا۔ اس سے سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا جس سے میری تسلی ہوتی چلی گئی۔ جس کے بعد میں نے مسلمان ہونے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ ایک دن میں بعض شبہات کو دور کرنے کی غرض سے مسجد گئی تو مسلمان ہو کر گھر واپس لوٹی۔ ایک ہفتے کے اندر میں نے نماز کا طریقہ اور نماز سیکھی اور اس کے بعد خطیب صاحب کے اہل خانہ سے بھی میرا تبادلہ خیال ہوتا رہا۔

اور یوں اسلامی احکامات کو جاننے کا مجھے وافر موقع میسر آیا۔ اگر چہ اس سے قبل اسلام کے متعلق اکثر معلومات کا تعلق کتابوں کے مطالعہ کا نتیجہ تھا لیکن جب مجھے فسلطینی مسلمان بھائی اور اس کی بیوی کے ذریعہ ان کی طرز زندگی سے اسلامی اقدار کے عملی مشاہدہ کا موقع ملا تو اسلام کے متعلق مجھے شرح صدر ہوئی''۔

جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ اسلام قبول کر لینے کے بعد آپ کے خاندان والوں کا آپ کے ساتھ رویہ کیسا رہا؟ تو انہوں نے بتایا کہ شروع میں میں نے مسلمان ہونے کا اعلان ان کے سامنے نہیں کیا تھا، میں اکیلے گھر میں چھپ کر نماز ادا کرتی تھی۔ جب میں نے والد کو اس بات سے آگاہ کیا تو انہوں نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ انہوں نے سمجھا کہ نوجوانی کے عالم میں ایسی تبدیلیاں آتی ہیں جو جلد ہی ختم ہو جاتی ہیں۔ والدہ تو میری ویسے ہی ان پڑھ تھیں اسے اس بارے میں کوئی معلومات ہی نہ تھیں، البتہ میری دادی جنہوں نے میری تربیت کی تھی وہ مجھے اس بارے سمجھانے لگیں لیکن بعد میں انہوں نے بھی میری رائے کو ترجیح دی اور مداخلت چھوڑ دی۔

اسلام قبول کرنے کے بعد پیش آنے والی مشکلات کے بارے میں انہوں نے بتایا۔ ''مجھے مشکلات و مسائل کا اس وقت سامنا کرنا پڑا جب میں نے اسلامی پردہ کرنا شروع کیا۔ میں یونیورسٹی سے فارغ ہوئی، انجینئر بن گئی اور پردہ شروع کر دیا۔ اس وقت میرا باپ میرے ساتھ ناراض ہو گیا۔ اس نے میرے ساتھ ہر طرح کا تعلق توڑ لیا حتیٰ کہ ٹیلی فون پر بھی بات نہ کرتا۔ اس کے خیال کے مطابق میں دہشت گرد بن گئی تھی۔ میرا باپ اتنا زیادہ تعلیم یافتہ نہیں ہے۔ آخر کار پردہ کی وجہ سے مجھے فرانس کو چھوڑنا پڑا کیونکہ وہاں غیر مسلم معاشرے میں رہ کر کسی اہم منصب پر پردہ کی حالت میں ملازمت کرنا مشکل کام تھا، کئی مسلمان عورتوں نے تو ملازمت کیلئے پردہ ترک کر رکھا تھا لیکن میرا ایمان اور دینی جذبہ اس بات کی قطعاً اجازت نہیں دیتا تھا''۔

جب ان سے پوچھا گیا کہ اسلام قبول کرنے کے بعد مسلمانوں کو آپ نے کیسا پایا تو انہوں نے بتایا: ''اسلام کی تعلیمات اور مسلمانوں کے کردار کے مابین تفاوت مجھے بہت محسوس ہوا ہے۔ میں نے چونکہ عام مسلمانوں کو ملنے سے پہلے اسلام کا مطالعہ کیا تھا اس لئے میں مسلمانوں کے بارے میں کچھ نہ جانتی تھی، اگر میں پہلے مسلمانوں کا مطالعہ کرتی تو ہوسکتا تھا کہ میں مسلمان ہی نہ ہوتی، کیونکہ مسلمانوں کے قول و فعل میں بڑا تضاد پایا جاتا ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ فی زمانہ اس مسئلے کو بڑی حد تک اچھال رہے ہیں۔ وہ منفی امور پر بھرپور توجہ دیتے ہیں لیکن اسلام کے محاسن وخوبیوں پر دھیان نہیں دیتے۔

جب ان سے ان کی دادی کے متعلق پوچھا گیا جو کہ ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے مخالفت پر اتر آئی تھیں تو انہوں نے بتایا کہ وہ الحمدللہ اب مسلمان ہو چکی ہیں اور فریضہ حج بھی ادا کر چکی ہیں: ''میری دادی کے میرے اوپر بڑے احسانات تھے۔ حج کے موقع پر میں نے ان کیلئے دعا مانگی تھی اور اللہ نے قبول فرمائی۔ وہ ایک اچھی اور نیک عورت ہے، نماز روزہ کی پابند ہے، ان کے اسلام قبول کرنے کی وجہ مغربی مسلمانوں کا کردار بنی۔ وہ انہیں دیکھ کر بہت متاثر ہوئی''۔ آخر میں انہوں نے کہا'' آخر میں میری یہی خواہش ہے کہ مسلمان اپنے کردار ، افعال ، اطوار، عادات اور اعمال کو اسلامی احکام کے مطابق بنائیں اور قول و فعل میں تضاد کو دور کریں۔ کیونکہ یورپین لوگ اس لئے اسلام سے نفرت کرتے ہیں کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کو ایک جیسا نہیں پاتے''۔

رانا محمد شفیق خاں پسروری کی والدہ محترمہ کی رحلت

مورخہ 13 جنوری بروز جمعۃ المبارک مناظر اسلام حضرت مولانا محمد رفیق خاں پسروریؒ کی اہلیہ محترمہ اور جناب رانا محمد شفیق خاں پسروری اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ انتہائی پارسا، نیکوکار اور شب زندہ دار خاتون تھیں۔ مرحومہ کی غائبانہ نماز جنازہ مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث میں بعد نماز جمعہ رئیس الجامعہ نے پڑھائی۔

قاری محمد صادق رحمانی صاحب (کنگن پور) کے والد گرامی کی وفات

جماعت کی معروف شخصیت قاری محمد صادق رحمانی مہتمم جامعہ رحمانیہ کنگن پور قصور کے والد محترم قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم بڑے ہی پارسا، نیک اور با اخلاق انسان تھے۔ ان کی غائبانہ نماز جنازہ چوک اہل حدیث میں ادا کی گئی۔ اللہ سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے (آمین)